International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp: 686 - 700

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

پاکستان میں تفسیری ادب کا ارتقاء: ایک تجزیاتی مطالعہ

Evolution of Tafsir Qur'an Literature in Pakistan: An Analytical Study

Muhammad Azam
Doctoral Researcher, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore.
Email: mazamjee@gmail.com
Kashif Mehmood
Doctoral Researcher, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore.
Email: kashif.khakvi@gmail.com
Hafiz Muhammad Afzal
Doctoral Researcher, Department of Islamic Studies,
The University of Lahore, Lahore.
Email: muhammadafzal622@gmail.com

Abstract

The evolution and development of Tafsir Qur'an l literature in Pakistan represent a significant facet of the country's intellectual and religious discourse. This analytical study investigates the factors contributing to the growth and diversification of Tafsir (Quranic exegesis) literature within Pakistan's scholarly landscape. It examines historical contexts, educational institutions, publishing trends, and the influence of prominent scholars in shaping the trajectory of Tafsir studies in the region. The study also delves into contemporary challenges and opportunities faced by Pakistani scholars engaged in Tafsir, considering socio-political contexts and the impact of technological advancements on disseminating Quranic interpretations. Key findings underscore the role of Tafsir in fostering religious literacy, promoting interfaith dialogue, and addressing contemporary issues within the framework of Islamic teachings. This abstract highlights the significance of Pakistan's contributions to global Tafsir scholarship and underscores the ongoing efforts to enrich understanding and application of Quranic principles in the modern era.

Keywords: Exegetical Literature, Tafsir, Pakistan, Quranic Studies, Islamic Scholarship.

تعارف موضوع

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو معنوی اور لفظی خوبیوں سے بھر دیا ہے تاکہ انسانیت کے لئے اس میں کشش قائم رہے اور مضامین کی وسعت کے لحاظ وہ اتاہ سمندر رہے کہ انسانی عقل و فراست ان کے ادراک سے عاجز ہے اور اس کائنات کے اسباب و وسائل اس کے مضامین کی گہرائیوں تک پہنچنے سے قاصر ہیں علماء اس سے سیر اب نہیں ہوتے۔ اس کی مثال ماہ کامل کی ہے جس پہلو سے بھی اس جانب دیکھیں آنکھوں کو نور اور بینائی بخشے گا یا سورج کی مانند ہے جو وسط آسمان میں نمودار ہوتا ہے مگر اس کی روشنی مشرق اور مغرب تک پھیلی ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہمہ گیر نوعیت کی ہیں قرآنی ہدایت صرف عہدِ نبویؐ کے لئے خاص نہیں تھی بلکہ یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی راہنمائی کرنے والی کتاب ہے اس کی تعلیمات پورے کرۂ ارض اور پوری انسانیت کے لئے ہیں۔

" محدث طبرانی نے حضرت علیؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کتاب کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے اور یہ بار بار پڑھنے کے باوجود پرانی نہیں ہو گی "[(1)]

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، جو اس نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل ہمیں عطا فرمائی۔ اسلام چونکہ ایک مکمل دین ہے، جو بلا تمیز عرب و عجم تمام انسانیت کو اللہ رب العزت پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے، چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود قرآن انسانیت کے لیے اسی طرح ہدایت کا منبع ہے جس طرح نزولِ قرآن کے وقت تھا" قرآن کے اعجاز کا ایک پہلو یہ ہے کہ وہ نسلوں کے سامنے رہے، یکے بعد دیگرے مختلف نسلیں گزر جائیں پھر بھی اس کا میدان وسیع اور اس کا سرچشمہ کشادہ رہے۔[(2)]

قرآن کریم نے اپنے خطاب میں عمومیت کا رویہ اختیار فرمایا ہے جو اس کتاب کی آفاقیت کی واضح دلیل ہے۔ نوع انسانی جس قدر اس کے قریب ہو گی اسی قدر اس کے لئے سعادت و فلاح کے دروازے کھلیں گے، قرآن پاک کا پڑھنا، سمجھنا ،اس کی تعلیمات کے مطابق اپنے فکر و عمل کی اصلاح کرنا، وقتی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے، سلف صالحین کے طریقہ پر اس کی تشریح و تفسیر کر کے عوام الناس کو اس سے مستفید کرنا باعثِ سعادت اور مدارِ فوز و فلاح ہے۔

علمِ تفسیر کی باقاعدہ تدوین کا آغاز پہلی صدی ہجری میں ہی ہو گیا تھا صحابہ کرامؓ کے تلامذہ نے صحابہ کرامؓ کے تفسیری سرمایہ کی بنیاد پر علمِ تفسیر کی تدوین کا کام شروع کر دیا تھا دوسری صدی ہجری کے اواخر تک اس علم کی بنیادیں پڑ چکیں تھیں اور حدود متعین ہو چکی تھیں پھر جیسے جیسے علمِ تفسیر کا ارتقاء ہوتا گیا نئے علوم و فنون پیدا ہوتے گئے، یہ سب علوم و معارف مجموعی طور پر علوم القرآن کہلائے۔

تفسیر کے پورے ذخیرے میں چند نامور، مستند اور رجحان ساز مفسرین قرآن ایسے بھی ہیں جو نمایاں اور منفرد مقام رکھتے

ہیں ان میں تفسیر "جامع البیان فی تفسیر آیات القرآن" کے مؤلف، "امام طبریؒ"، تفسیر "احکام القرآن" کے مؤلف "ابو بکر جصاص" تفسیر "المحرر الوجیز فی تفسیر کتاب العزیز" کے مؤلف "ابن عطیہؒ اندلسی"، "تفسیر کشاف عن غوامض التنزیل "کے مؤلف" علامہ زمخشریؒ"، "تفسیر جامع الاحکام القرآن" کے مؤلف" علامہ قرطبیؒ"، تفسیر "البحر المحیط کے مؤلف "علامہ ابو حیان"، تفسیر "مفاتیح الغیب" کے مؤلف" امام رازیؒ"، "تفسیر بیضاوی "کے مؤلف "علامہ بیضاویؒ"، تفسیر" مدارک التنزیل وحقائق التاویل" کے مؤلف "علامہ نسفیؒ"، "معالم التنزیل "کے مؤلف "علامہ بغویؒ"، "تفسیر القرآن العظیم" کے مؤلف" علامہ ابنِ کثیرؒ"، "الدر المنثور فی التفسیر الماثور" کے مؤلف "علامہ سیوطی"، "روح المعانی" کے مؤلف "علامہ آلوسیؒ"، "تفسیر مظہری" کے مؤلف" قاضی ثناء اللہ پانی پتی" اور" محاسن التاویل "کے مؤلف" علامہ جمال الدین قاسمیؒ" شامل ہیں۔ ان کی تفاسیر نہ صرف اپنے اپنے عہد میں دینی و دنیاوی حلقوں میں بھی مقبولِ عام رہی ہیں بلکہ آج کے دور میں بھی یہ اتنی ہی مقبولیت رکھتی ہیں۔

عہدِ صحابہؓ سے لے کر آج تک جتنی تفاسیر لکھی گئیں ہیں وہ ہمارا تاریخی ورثہ اور مذہبی عظمت پر دلالت کرتی ہیں دنیا میں ہر دور اور ہر زبان میں قرآن مجید پر بہت کچھ لکھا جاتا رہا ہے۔ غیر عرب اقوام کو قرآنی فہمی میں آسانی کے لیے مختلف ادوار میں مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تفاسیر وتراجم لکھے جاتے رہے۔ برصغیر کے علماء نے بھی اس کتاب کے معانی مفاہیم کی تعلیم اور اس کے مطالب کی تشریح وتوضیح کے لئے قابلِ رشک خدمات انجام دی ہیں اور اپنے علمی ذوق کے مطابق تفاسیر مرتب کیں۔ ہر عہد کا مفسر اپنے ظرف وذوق اور فہم وفراست کے مطابق خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ کا مصداق نظر آتا ہے۔

گیارہویں صدی عیسوی کے آغاز تک برصغیر کے باشندوں کا مطالعہ قرآن محض چند دعاؤں اور مساجد میں ابتدائی تعلیم تک محدود تھا، تین سو سال کے طویل عرصہ میں محض حدیث، فقہ اور سیرت پر چند اہم کتب اور ابن عیینہ کی کتاب التفسیر پر محمد بن ابی جعفر کے حاشیہ کا ذکر ملتا ہے۔(3)

برصغیر میں مقامی زبانوں کے علاوہ جس کو تصنیفی و تالیفی زبان کا درجہ حاصل ہوا وہ عربی زبان ہے دیگر علوم وفنون کی طرح ترجیحاً تفسیر قرآنی کا بے حد گرانقدر اور وسیع ذخیرہ علمی تیار ہوا۔ عربی میں پہلی لکھی گئی تفسیر "**كاشف الحقائق وقاموس الوقائق** "ہے جسے محمد بن احمد شریحی، تھانیسری نے 860ھ میں لکھا۔ مختلف مراکز مخطوطات میں موجود مخطوطات یا مطبوعہ مکمل عربی تفاسیر کی تعداد 16 ہے جس میں 7 مطبوعہ اور 9 قلمی ہیں اور جزوی تفاسیر 19 ہیں، مختلف تفاسیر کی شروح، حواشی اور تعلیقات کی تعداد 15 ہے۔(4)

برصغیر پاک وہند میں جب اردو زبان کا ارتقاء ہوا تو قرآن مجید کے ترجمہ و تشریح پر بھی کام شروع ہوا یوں مختلف ادوار میں

مختلف تفاسیریں لکھی گئیں اور اکثر علماء نے اپنے ذہنی میلانات و رجحانات کے مطابق تفاسیر لکھیں بقول ابو الحسن ندوی: ”ان القرآن نزل فی العرب وقری فی مصرو فهم فی الهند“ [5] "قرآن عرب میں نازل ہوا، مصر میں اس کی قرات کی گئی اور ہندوستان میں اس کو سمجھا گیا"

چودھویں صدی عیسوی کی پہلی دھائی میں اردو نثر کا آغاز دینی کتابوں سے ہوا۔ خواجہ سید اشرف جہانگیر سمنانی (م1405ء) کا رسالہ "اخلاق و تصوف "1308ء کی پہلی باقاعدہ تصنیف کہلاتی ہے۔ اردو زبان میں تراجم و تفاسیر قرآنی کی ابتداء سولہویں صدی عیسوی کی آخری دھائی (دسویں صدی ہجری) سے شروع ہوتی ہے جو کچھ سورتوں یا پاروں پر مشتمل ہیں دراصل دسویں و گیارہویں صدی ہجری میں تراجم پر تفسیری حاشیے چڑھا کر ان کو تفسیر کہا گیا جو مختلف مخطوطوں کی شکل میں مختلف لائبریریوں میں آج بھی موجود ہیں۔[6] 1790ء / 1205ھ میں شاہ عبد القادر بن شاہ ولی اللہ دہلوی کا ترجمہ و حواشی "موضح قرآن" وجود میں آیا جو اردو زبان میں پہلی مکمل تفسیر ہے۔ اس طرح تر ھویں صدی ہجری سے ہندوستان میں اردو تراجم و تفاسیر کا ایک شاندار عہد شروع ہوتا ہے جو آج تک جاری ہے۔

"بیسویں صدی عیسویں تفسیر کے ایک نئے دور کے آغاز کی صدی ہے بیسویں صدی میں جتنی تفاسیر لکھی گئیں ان کی تعداد شاید اتنی ہے جتنی پورے تیرہ سو سال میں لکھی جانے والی تفاسیر کی ہے تعداد کے اعتبار سے چودھویں صدی ہجری تفاسیر گذشتہ تیرہ صدیوں میں لکھی جانے والی تفاسیر کے تقریباً برابر ہی ہیں گویا علمِ تفاسیر کے باب میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے اور متعدد نئے نئے رجحانات سامنے آئے ہیں"[7]

"اردو زبان میں علومِ قرآنی سے متعلق کتب کی تعداد غالباً ایک ہزار سے زائد ہے جن میں سے مکمل و جزوی تراجم و تفاسیر ساڑھے چار سو ہیں"[8] اردو تراجم میں شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، سر سید احمد خان، ڈپٹی نذیر احمد، اشرف علی تھانوی اور امام احمد رضا خان کے تراجم تاریخی اہمیت رکھتے ہیں، جبکہ عہد جدید میں پیر محمد کرم شاہ الازھری اور غلام رسول سعیدی کے تراجم کو مقبولیت ملی۔

قیامِ پاکستان سے پہلے اردو کی اہم تفاسیر میں مولانا فیض الحسن کا" حاشیہ بیضاوی و جلالین"، نواب صدیق حسن خان کی "تفسیر فتح البیان" سر سیّد احمد خان کی" تفسیر القرآن"، مولانا عبد الحق حقانی کی "تفسیر حقانی"، سیّد امیر علی کی" تفسیر مواہب الرحمٰن"، سید احمد حسن دہلوی کی" تفسیر احسن التفاسیر"، مولانا وحید الزماں کی "تفسیر وحیدی"، مولانا حمید الدین فراہی کی" تفسیر نظام القرآن" ، سیّد انور شاہ کاشمیری کی "مشکلات القرآن"، مولانا اشرف علی تھانویؒ کی "بیا ن القرآن"، مولانا ابو الکلام آزاد کی "ترجمان القرآن"، مولانا عبید اللہ سندھی کی" تفسیر المقام المحمود" اور ثناء اللہ امر تسری کی" تفسیر ثنائی" شامل ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد پاک وہند کی اہم تفاسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی "موضع الفرقان" معروف بہ تفسیر عثمانی، مولانا مودودیؒ کی "تفہیم القرآن"، مفتی محمد شفیعؒ کی "معارف القرآن"، عبد الماجد دریا آبادی کی "تفسیر ماجدی"، غلام مصطفی شاہ قاسمی کی "الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن"، مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی "تدبر القرآن" اور پیر محمد کرم شاہؒ کی "ضیاء القرآن" شامل ہیں۔ ان تراجم و تفاسیر کو نا صرف پاکستان بلکہ پاکستان کے باہر بھی مقبولیت کا شرف حاصل ہوا اور ان کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ہو چکے ہیں۔

پاکستان میں تفسیری ادب کا ارتقاء

قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان کے علماء اور محققین نے تفسیر قرآن پر ہونے والے کام کو جو انہیں ورثہ میں ملا، جاری رکھا۔ بہت سی تفاسیر لکھی گئیں جن میں بعض مکمل قرآن پاک کی ہیں اور بعض چند سورتوں پر مشتمل ہیں اور تفاسیر کے ساتھ ساتھ اس کے ذیلی شعبوں علمِ تفسیر، اصولِ تفسیر اور لغاتِ قرآنی پر بھی کتب تحریر کی گئیں۔ پاکستان میں زیادہ تر اردو تفاسیر لکھی گئیں۔

1. تفسیر عثمانی از مولانا شبیر احمد عثمانی (م1949ء)

اس کو فوائد عثمانی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک مختصر تفسیر ہے جو اردو خواں طبقہ کے لئے زیادہ افادیت رکھتی ہے اس لئے کے اس میں فنی اصطلاحات اور طویل علمی مباحث کی بجائے آیات کے اصل مفہوم کو مختصر اور مفید حواشی کے ذریعے ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ مکمل ترجمہ اور سورۃ بقرۃ کی تفسیر شیخ الہند مولانا محمود حسن کی ہے جبکہ باقی تفسیر مولانا عثمانی کی ہے۔(9)

2. واضح القرآن از مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (م1952ء)

مشہور مناظر، بہترین خطیب، مفسرِ قرآن اور زہد و تقوی کے پیکر، فصیح و بلیغ، نہایت ذہین طبع تھے۔ ان کے طرز استدلال میں قدیم اور جدید کی نہایت مناسب آمیزش ملتی ہے تفسیرِ قرآن سے آپ کو خاص شغف تھا اس موضوع پر متعدد تالیفات فرمائیں۔

3. تفسیر سورۃ فاتحہ بنام واضح البیان:

یہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن حقیقت میں قرآن مجید کے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔

4. تبصیر القرآن فی تفسیر الرحمان

اس کے صرف دو پارے شائع ہوئے ہیں ربط آیات کا طریقہ، طرز قدیم و حواشی قدیم و مفیدہ، صدر صفحہ میں قرآن کی اصلی عبارت اور بین السطور میں اس کا اردو ترجمہ لکھا ہے اس کے نیچے خط دے کر اتنی ہی عربی عبارت مع اردو ترجمہ و تفسیر

لکھی ہے۔

5. تفسیر الحسنات بآیات بینات از سیّد محمد احمد قادری (م1961ء)

چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل یہ تفسیر، تفسیری محاسن کا حسین و جمیل مرقع ہے۔ اس میں رکوعات کے حساب سے تفسیر کی گئی ہے۔ سب سے پہلے آیات کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مشکل الفاظ کی تحقیق کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد تمام آیات کی مفصل تفسیر کی گئی ہے۔ قرآنی الفاظ کے رسم الخط کے بارے میں بھی قابل قدر معلومات مہیا کی گئی ہے۔ یہ تفسیر کلام پاک کی تفسیر کے ساتھ قرآن پاک کا علمی پس منظر اور تاریخی گردوپیش بھی مہیا کرتی ہے۔ آیت کی تفسیر کے ساتھ یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ قرآن کے نزول نے دینی سطح پر انقلاب کے ساتھ ساتھ علمی اور تہذیبی زندگی میں کیا انقلابات پیدا کیے۔

6. التفسیر از مولانا احمد علی لاہوری (م1962ء)

قرآن کریم کا ایک جامع ترجمہ ہے جس کو تمام علماء نے مفید قرار دیا ہے 1381ھ / 1962 کو وفات پائی۔

7. اشرف التفاسیر معروف بہ تفسیر نعیمی از مفتی احمد یار خاں نعیمی (م1971ء)

اردو تفسیر قرآن جو تفسیر نعیمی سے معروف ہے جبکہ اس کا تاریخی نام اشرف التفاسیر ہے۔ یہ تفسیر گویا خلاصہ ہے روح البیان ، تفسیر کبیر، تفسیر عزیزی، تفسیر مدارک اور تفسیر محی الدین ابن عربی کا ہر آیت کی پہلے تفسیر بیان کی گئی ہے پھر خلاصہ تفسیر اور پھر تفسیر صوفیانہ بیان ہوئی ہے اس کے ساتھ ساتھ شان نزول اور اس کی مطابقت پیدا کی گئی ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی گیارہویں پارے تک پہنچے تھے کہ آپ نے وفات پائی۔

8. تفسیر نور العرفان

دراصل حاشیہ ہے ترجمہ: امام احمد رضا خان بریلوی کا جس کے مفسر احمد یار خاں نعیمی بدایونی ہیں۔ ایک تفسیر نعیمی۔ جو بہت طویل اور مفصل ہے۔ دوسری مذکورہ تفسیر نور العرفان۔ پہلی تفسیر میں مفتی صاحب کا اپنا لفظی ترجمہ ہے جبکہ مذکورہ تفسیر میں ترجمہ کنز الایمان لگایا گیا ہے۔ یہ مختصر تفسیری حواشی ہیں۔ جن میں آیات قرآنیہ کی مختصر تشریح مع چیدہ چیدہ نکات و شان نزول اور عقائد مخصوصہ کا بیان کیا گیا ہے۔

9. معارف القرآن از مفتی محمد شفیع (م1972ء)

تفسیر معارف القرآن آٹھ جلدوں میں ہے مولانا نے متن قرآن کا ترجمہ مولانا محمود الحسن سے اخذ کیا ہے جو دراصل شاہ عبد القادر کا ہے مولانا معارف و مسائل کے عنوان سے ہر سورت کے موضوعات کو زیر بحث لائے ہیں مولانا نے اس دور کے معترضین اور مستشرقین کا رد کیا ہے اور اسلام کی حقانیت کو واضح کیا ہے۔ اس تفسیر میں سورتوں اور آیات کا ربط بر قرار

رکھا گیا ہے۔اس میں فقہی مسائل کے ضمن میں فقہائے اربعہ کے مسالک کا ذکر کیا ہے۔ فنی اصطلاحات، دقیق بحثیں اور غیر معروف ومشکل الفاظ سے گریز کیا جائے، تفسیر میں سلف صالحین کی تفسیروں پر اعتماد کیا گیا ہے اور بے سند باتوں سے احتراز کیا گیا ہے؛ چنانچہ جگہ بہ جگہ صحابہ وتابعین کے تفسیری اقوال اور متقدمین کی تفسیری کتب سے استفادہ کر کے ان کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ لطائف ومعارف کے ضمن میں متاخرین میں سے مستند مفسرین کے مضامین بھی لیے گئے ہیں، خصوصاً ایسے مضامین جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی عظمت ومحبت کو بڑھاتے ہوں اور ان کی وجہ سے اعمال صالحہ انجام دینے کی تحریک ہوتی ہو، متن قرآن کے ترجمہ میں حکیم الامت اشرف علی تھانوی اور شیخ الہند کے ترجموں پر اعتماد کیا گیا ہے، ترجمہ کے بعد مکمل تفسیر وتشریح سے پہلے خلاصہ تفسیر لکھ دیا گیا ہے جو اشرف علی تھانویؒ کی تفسیر بیان القرآن سے ماخوذ ہے، اسے آیات پر مختصر نوٹ کہا جاسکتا ہے احکام ومسائل کا بڑا حصہ تفسیر قرطبی، احکام القرآن للجصاص، احکام القرآن لابن العربی، تفسیرات احمدیہ، تفسیر محیط، روح المعانی، روح البیان اور بیان القرآن وغیرہ سے لیا گیا ہے، جن کے حوالہ جات بھی مذکور ہیں، تاہم نئے عہد کے بعض نئے مسائل کا بھی ذکر ہے، قرآن وحدیث اور مجتہدین کرام کے اُصول کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور جس طرح مسائل واحکام میں متقدمین نے اپنے اپنے عہد کے فرقوں اور اس زمانہ کے مسائل کو اہمیت دی ہے۔یہ بہت مفصل تفسیر ہے۔ حنفی مسلک کی ترجمان ہے۔

10. تفہیم القرآن از مولانا ابو الاعلیٰ مودودی (م1979ء)

یہ تفسیر تقریباً بتیس سال میں مکمل ہوئی 1943ء سے مجلہ ترجمان القرآن میں چھپنا شروع ہوئی۔1972ء میں پایہ تکمیل تک پہنچی۔ تفہیم القرآن چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔مولانا نے قرآن مجید کے متن کا لفظی ترجمہ نہیں کیا۔بلکہ قرآنی آیات کا جو مفہوم تھا اس کو نہایت خوبصورت الفاظ میں بیان کیا ہے۔ مستشرقین کے اعتراضات وشبہات کے رد پر بھی شافی وکافی کلام ہے اور اس کو اس تفسیر کا نقطۂ امتیاز قرار دیا جاسکتا ہے، اسی طرح قرآن کا بائبل اور مذہبی صحائف سے تقابلی مطالعہ کی جہاں کہیں ضرورت ہے، وہاں بھی نہایت محققانہ اور فاضلانہ مباحث ہیں، یہ بات واضح طور پر محسوس ہوتی ہے کہ مصنف نے پہلی دو جلدوں میں اختصار کی راہ اختیار کی ہے اور تفسیر وحدیث کے مراجع کی طرف کم التفات کیا ہے، تیسری سے چھٹی جلد تک احادیث وآثار بکثرت نقل کئے گئے ہیں۔مولانا نے متوسط تعلیم یافتہ طبقہ کے سامنے اسلام کا ضابطہ حیات بیان کیا ہے۔مولانا نے تفہیم القرآن میں جس انداز کو اپنایا اس نے لاکھوں دلوں کو متاثر کیا خصوصاً نوجوان طبقے میں قرآن فہمی اور اس پر عمل کرنے کا احساس تیزی سے ابھرا۔اس کے متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

11. جواھر القرآن از مولانا غلام اللہ خاں (م1980ء)

مولانا نے اس تفسیر میں عقیدہ توحید کی توضیح وتنقیح کے ساتھ ساتھ بریلوی مکتبہ فکر کے عقائد اور عامۃ الناس میں رائج

بدعات کی تردید کا خاص اہتمام کیا ہے۔ دعویٰ سورۃ یا موضوعِ سورۃ سے مراد سورۃ کا مرکزی مضمون ہے جو سورۃ کے لیے بمنزلہ محور اور ستون کے ہوتا ہے۔ سورۃ کے باقی مضامین اسی کے گرد چکر لگاتے ہیں یا اس کی مثال بیج اور تخم کی سی ہے۔ جس طرح درخت کے ہر شاخ اور پتے میں تخم کا اثر ہوتا ھے اور اسی وجہ ہر درخت دوسری نوع کے درختوں سے مختلف اور ممتاز نظر آتا ہے۔ اسی طرح سورۃ کی ہر آیت کو اصل دعوی سے ضرور کوئی نہ کوئی تعلق ہوتا ہے اس دعوی کی بنا پر ایک سورۃ دوسری سورۃ سے ممتاز نظر آتی ہے۔ آپ کی تفسیر جواہر القرآن اسرائیلیات سے سراسر پاک ہے۔ اس میں ضعیف روایات کہ جن پر مذاہب باطلہ نے اپنی بنیاد رکھی ہو۔ تفسیر عوام اور خواص دونوں طبقوں کے لیے مفید ہے۔ مولانا عطاء اللہ بندیالوی نے شیخ القرآن، مولانا غلام اللہ خان صاحب کی تفسیر، تفسیر جواہر القرآن کو پیش کیا۔ حضرت شیخ القرآن کے حکم سے سجاد بخاری صاحب نے لکھی۔ میاں محمد الیاس ''تفسیر جواہر القرآن کے بارے میں فرماتے ہیں: "یہ تفسیر در حقیقت مولانا حسین علی کی اخلاقی تفسیر بلغۃ الحیران کی تشریح و تسہیل ہے۔" شیخ القرآن اپنے شیخ کے احادیث و معلومات کے راوی ہیں اور مولانا سید سجاد بخاری مرتب و مدون۔

12. معارف القرآن از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (م 1983ء)

یہ تفسیر سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اس تفسیر کو 1360ھ میں لکھنا شروع کیا، مولانا موصوف نے اس تفسیر کے مقدمے میں برصغیر میں علمِ تفسیر کے ارتقاء پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کاندھلویؒ کے اس مقدمہ سے اس تفسیر کا امتیازی پہلو اور اس کی خصوصیات بھی واضح ہیں، مولانا نے اس تفسیر میں کلامی اور اعتقادی مسائل پر زیادہ توجہ دی ہے یہ بھی اس کتاب کا امتیازی رنگ ہے، زبان عالمانہ ہے۔ معارف القرآن محدثانہ انداز کی بہترین تفسیر ہے' متن قرآن کے ساتھ شاہ عبد القادر محدث دہلوی کا ترجمہ ہے۔ تفسیر میں بیان القرآن کی پیروی کی گئی ہے اور حدیثی' کلامی' فقہی اور تاریخی فوائد کا گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

13. معالم القرآن از مولانا محمد علی صدیقی کاندھلویؒ (م 1992ء)

ابتدائی بارہ پاروں کی تفسیر ہے۔ معالم القرآن کا طرز بیاں سلیس اور عام فہم ہے، مختلف مقامات پر فتنہ اشتراق، اس کے محرکات اور مقاصد کت حصول کے وسائل کی تفصیل سے توضیح کی گئی ہے اور ان کی اسلام دشمنی کو بیان کیا گیا ہے دورِ جدید کے مفسرین کی تفاسیر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

14. تفسیر ضیاء القرآن از پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ (م 1998ء)

متن قرآن کا ترجمہ بامحاورہ اور سلیس زبان میں کیا گیا ہے۔ تمام قرآن کو ربط سور اور آیات میں منسلک کر دیا ہے۔ یہ تفسیر حنفی فقہ (بریلوی) کی نمائندگی کرتی ہے، فقہی مسائل میں فقہائے اربعہ کے مسالک کا ذکر کیا ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کے

مسلک کو ترجیح دی ہے۔ لیکن فقہی مباحث میں اعتدال کا راستہ اختیار کیا گیا ہے ضعیف روایات سے گریز کیا گیا ہے، اپنے مسلک کی وضاحت کے لئے قرآن مجید اور احادیث کو سند کے طور پر پیش کیا ہے۔ پانچ جلدوں میں انگریزی اور اردو میں شائع ہوئی ہے۔(10)

15. تدبر قرآن از مولانا امین احسن اصلاحی (م1997ء)

مولانا حمید الدین فراہی کے خاص شاگرد ہیں، انھوں نے اپنی تفسیر میں اپنے استاذ کی فکر پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور مصنف کو تقریباً55 سال اس کے لکھنے میں صرف ہوئے ہیں۔ مولانا نے پہلے قرآنی متن کا ترجمہ، بعد میں الفاظ کا عربی لغت کی روح سے مفہوم بیان کیا ہے اپنی تفسیر میں عربی لغت سے باہر نہیں نکلتے، خاص طور پر نظم قرآن اور ارتباط قرآن پر زیادہ زور دیا ہے ،مذاہب عالم کے باطل نظریات کو رد کیا ہے بعض مقامات پر مولانا صاحب محدثین اور فقہاء سے الگ رائے رکھتے ہیں مثلاً احادیث رجم کا انکار کرتے ہیں۔ ابتدا میں یہ آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی اور اب یہ نو جلدوں میں چھپ رہی ہے۔ صاحب "تدبر قرآن" مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنی تفسیر کی بنیاد مروجہ تفسیری اصولوں پر نہیں رکھی۔ ان کے نزدیک تفسیری وسائل دو طرح کے ہیں: داخلی اور خارجی۔ داخلی وسائل میں قرآن کی زبان، اس کا نظم نمایاں ہیں، جبکہ خارجی وسائل میں روایات، آثار اور تاریخ وغیرہ شامل ہیں۔

16. انوار البیان فی کشف اسرار القرآن از مفتی محمد عاشق الٰہی (م1999ء)

عام فہم اردو زبان میں شرح اور بسط کے ساتھ قرآن مجید کے معانی اور مطالب بیان کر دیئے گئے ہیں تفسیر و حدیث کے اصل ماخذ کی طرف رجوع کیا گیا ہے اور مولانا نے تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کا منہج اختیار کیا ہے ،ترجمہ تحت اللفظ اور بامحاورہ دونوں طرح سے اور سبب نزول لکھنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے یہ تفسیر چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

17. تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن از مولانا صوفی عبد الحمید سواتی (م2008ء)

یہ تفسیر دراصل حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی صاحب (رح) کے 1980 سے 1996 تک دیئے گئے دروس قرآن کا تحریری مجموعہ ہے جو انھوں نے نصرت العلوم میں دیے تھے۔ ابتداءً یہ دروس قرآن الحمد سے والناس تک، تقریباً475 کیسٹوں میں محفوظ تھے۔ بعد ازاں انہیں تحریری شکل دی گئی، مصنف نے اس پر کچھ مزید تفسیری نوٹس کا اضافہ کیا۔ اور پھر انہیں شائع کیا گیا۔(11)

18. بیان القرآن از ڈاکٹر اسرار احمد (م2010ء)

تفسیر بیان القرآن کا منہج اپنے غالب پہلو کے اعتبار سے صالح اور محمود ہے۔ لیکن کچھ مقامات پر تفسیر کو سلفی منہج سے ہٹی

ہوئی تفسیر کہا جا سکتا ہے ان کی تفسیر کا اصل منہج تحریک یعنی عوام الناس میں دین پر عمل کے لیے موٹیویشن پیدا کرنا ہے۔ کبھی کبھار وہ جدید سائنس کی روشنی میں کچھ مقامات کی تفسیر سلف صالحین کے منہج سے ہٹ کر کرتے ہیں۔ فلسفہ کی بجائے اگر یہ کہا جائے کہ جدید سائنسی افکار سے ان کی تفسیر متاثر ہے تو یہ زیادہ بہتر بیان ہو گا کیونکہ وہ ڈاکٹر ہونے کے ناطے سائنس کے طالب علم بھی تھے جبکہ فلسفہ ان کا ذاتی ذوق تھا اور انہوں نے فلسفہ کہیں سے پڑھا نہیں تھا۔ وہ اپنے آپ کو مفسر قرآن نہیں کہتے تھے، بلکہ قرآن کا طالب علم کہتے تھے اور اسی رتبے اور تعارف پر مصر تھے۔ رمضان میں جو وہ قرآن کی تشریح کیا کرتے تھے تو وہ اسے دورہ ترجمہ قرآن کا نام دیتے تھے اور ابھی تک ان کی قرآن کے بارے علمی خدمات کو تفسیر کے نام سے شائع نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اسے ترجمہ قرآن یا بیان القرآن کے نام سے آڈیو، ویڈیو اور کتابی شکل میں شائع کیا جاتا ہے۔ یہ کتابی شکل میں سات جلدوں میں ہے۔

19. عروۃ الوثقیٰ از عبد الکریم اثری (م2015ء)

آیات کا ترجمہ جس کو دراصل مفہوم کے نام سے یاد کرنا زیادہ موزوں ہے مولانا ابوالکلام آزاد سے مستعار لیا گیا ہے لیکن بعض مقامات پر دوسرے علمائے کرام اور مترجمین حضرات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تمام لغات عربی، اردو اور فارسی سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اور اس طرح تمام تفاسیر یعنی تفسیر طبری سے لے کر تفسیر روح المعانی تک عربی اور موجودہ تمام تفاسیر اردو یا ترجمہ اردو سے تعاون حاصل کیا گیا ہے۔ 8 جلدوں پر مشتمل اس تفسیر کا انگریزی میں ("Towards Understanding the Qur'an") کے نام سے ترجمہ کیا گیا ہے ۔

20. تبیان الفرقان مولانا عبد المجید لدھیانویؒ (م2015ء)

تفسیر تبیان الفرقان مولانا عبد المجید لدھیانوی کی درسی تفسیر ہے یہ تفسیر دورِ جدید میں اپنی مثل آپ ہے۔ اس تفسیر کی نمایاں خصوصیات ہیں جس میں با محاورہ ترجمہ عام فہم اور سادہ انداز، سورتوں کا تعارف اور شان نزول، آیات کا معانی و مفہوم، پیچیدہ اور مشکل موضوع کی وضاحت، لفظی تحقیق و تطبیق، بین الآیات، صرفی نحوی اور لغوی تحقیق، مکی مدنی سورتوں کی تقسیم اور ان کے مفہوم کی وضاحت، امثال سے وضاحت، سورتوں اور آیات کا ماقبل و مابعد سے ربط، خلاصہ مضامین، فصاحت و بلاغت، حقانیت قرآن پر واضح دلیلوں کی مثالیں، گزشتہ امتوں پر عذاب کے واقعات کا تفصیلی ذکر اور استفہامیہ و استعجابیہ انداز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح مولانا عبد المجید لدھیانوی نے مختلف انداز میں تفسیر کر کے اپنی تفسیر کو مقبول و معروف بنا دیا ہے اور اس میں تمام طرح کے تفسیری اوصاف اسلوب اور وضاحتیں بیان کر دی ہیں مولانا نے قرآن پاک کی تفسیر مصادر نقلیہ کے ذریعے کرتے ہوئے پہلے قرآن پاک کی ایک آیت کی تفسیر دوسری آیت سے کی ہے پھر احادیث نبویہ کے بعد تفسیر با اقوال صحابہ سے کی ہے جس میں صحابہؓ کے معیار فضیلت اطاعت و فرمانبرداری، جاں نثاری

،اور ان کی روایات کے ذریعے قرآنی آیات کا مفہوم واضح کیا ہے مولانا تفسیر قرآن میں سے پہلے قرآنی آیات لاتے ہیں اور پھر تفسیر قرآن بالصحابہؓ کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے اس آیت کی وضاحت صحابہؓ کے کسی قول اور کسی واقعے کو بیان کر کے اس آیت کا مفہوم واضح کرتے ہیں۔ کہ قارئین اس کو بخوبی سمجھ سکیں اور اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

21. تبیان القرآن از مولانا غلام رسول سعیدیؒ (م2016ء)

تفسیر تبیان القرآن اردو زبان میں ایک بڑی تفسیر بالماثور ہے۔۔ جس میں ہر آیت کی تفسیر سے متعلق جتنی آیات اور احادیث ممکن ہو سکیں، نقل کی گئی ہیں۔ تفاسیر قرآن کا خلاصہ خوبصورت اور دلکش انداز میں بیان کیا گیا ہے، ترجمہ میں زیادہ تر سید احمد کاظمیؒ کے ترجمہ "البیان" سے استفادہ کیا گیا ہے قرآن مجید کا ترجمہ تحت اللفظ نہیں کیا لیکن قرآن مجید کے الفاظ اور عبارت کا پابند رہ کر قرآن کے مفہوم کی ترجمانی کی ہے۔ احادیث کی تخریج کر کے مکمل حوالہ بیان کیا ہے قرآن مجید کی جن آیات میں احکام اور مسائل کا ذکر ہے، وہاں تمام فقہی مذاہب کا دلائل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہے۔

22. تبیان الفرقان

تبیان القرآن میں علامہ صاحب نے امام رازی کی تفسیر کبیر سے استفادہ کیا اور "تبیان الفرقان میں امام ابو منصور ماتریدی کی تفسیر تاویلات اہل السنۃ اور دیگر مفسرین احناف سے استفادہ کیا ہے اور اس تفسیر میں بعض آزاد منش لکھاریوں کے مسلم نظریات کے خلاف افکار کا دلائل کے ساتھ مفصل رد کیا ہے۔ احادیث اور اثار کے حوالہ جات تبیان القرآن سے بہت زیادہ پیش کیے گئے ہیں۔ تفسیر تبیان الفرقان کا ترجمہ تبیان القرآن میں کئے ہوئے ترجمہ سے بالکل مختلف، بہت سہل اور سلیس ہے۔(12)

23. اسرار التنزیل اور اکرم التفاسیر از امیر محمد اکرم اعوان (م2017ء)

آپ مفسِّر قرآن ہیں۔ اللہ کریم نے آپ کو علم لَدُنّی سے نوازا ہے۔ اور قرآن پاک کا خاص فہم عطا فرمایا ہے۔ یہ اسی علم لدنی کی برکت ہے کہ آپ نے ایک تفسیر "اسرار التنزیل" تحریر فرمائی ہے۔ جس میں آپ نے موقع بہ موقع تصوّف کے رموز کو آشکار کیا ہے۔ یہ تفسیر صاحب دل حضرات کے لیے کسی نایاب تحفے سے کم نہیں۔ علاوہ ازیں زبان و بیان کی خوبیوں سے آراستہ اور خاص وعام میں پسندیدہ ہے۔ آپ کی دوسری بیانیہ تفسیر "اکرم التفاسیر" ہے جو نصف سے زائد یعنی سولہ پاروں میں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔ یہ تفسیر "وَلَقَد يَسَّرنَا القُرآنَ لِذِكرِ" آسان قرآن "کا اظہر من الشمس ثبوت ہے۔ آسان زبان میں ہونے کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے حالات کے مطابق ہونے کی وجہ سے یوں لگتا ہے کہ قرآن کریم شاید موجودہ زمانے کے لیے ہی نازل ہوا ہے۔ آپ کی ایک اور پنجابی تفسیر "رب دیاں گلاں""" اپنا ٹی وی چینل

سے ٹیلی کاسٹ ہوتی رہی ہے۔ اس کی سی ڈی اور ڈی وی ڈی وغیرہ دستیاب ہیں اور انشاء اللہ طباعت کے بعد منظر عام پر آ جائے گی۔

آپ مترجمِ قران بھی ہیں۔ آپ کا قرآن پاک کا سلیس ترجمہ "اکرم التراجم" قدرت اللہ کمپنی کی طرف سے شائع ہو کر کتب خانوں، مساجد اور گھروں کی زینت بن چکا ہے اور اپنی روانی، سلاست اور شستگی کے باعث علماء اور عوام میں یکساں مقبول ہے۔

24. احسن البیان از صلاح الدین یوسف

یہ حاشیہ قرآن یا مختصر تفسیر ہے "احسن البیان" میں زیادہ تفصیل سے کام نہیں لیا گیا، تاہم پھر بھی کوشش کی گئی ہے کہ عوام کو قرآن فہمی اور مشکل مقامات کے لئے جتنی تفصیل کی ضرورت ہے اسے اختصار و جامعیت کے ساتھ پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب بہت مفید ہے اور اس کو سعودی عرب کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

25. تیسیر القرآن از عبد الرحمٰن کیلانی

مولانا کیلانی بڑے معروف عالم دین ہیں ان کی تفسیر میں قرآن و حدیث سے بہت استفادہ کیا گیا ہے یہ چار جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

26. صراط الجنان از مفتی محمد قاسم عطاری

ہر آیت مبارکہ کے تحت دو ترجمے دیئے گئے ہیں ،ایک اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان ؒ کا شہرۂ آفاق بے مثل ترجمہ "کنزالایمان" اور دوسرا اِسی ترجمہ سے مستفاد قدرے آسان ترجمہ "کنزالعرفان" ہے۔ اس تفسیر میں قدیم وجدید تفاسیر اور دیگر علوم اسلامیہ پر مشتمل کتب سے اخذ شدہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ تفسیر زیادہ طویل ہے نہ بہت مختصر بلکہ متوسط (درمیانی) اور جامع ہے۔ جہاں احکام و مسائل کا بیان ہے اُس مقام پر ضروری شرعی مسائل آسان انداز میں تحریر کیے گئے ہیں۔ حسب موقع اعمال کی اصلاح اور معاشرتی برائیوں سے متعلق مفید مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ اسلامی حُسن معاشرت پر کثیر اصلاحی مواد شامل کیا گیا ہے۔ مختلف مقامات پر عقائد اہلسنّت اور معمولاتِ اہلسنّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے اور سب سے خاص بات سیرت نبوی کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ الغرض یہ تفسیر کئی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ "صِرَاطُ الْجِنَان" کی دس جلدوں میں سے نو جِلدیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ ہر جلد تین(3) پاروں کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

27. توضیح القرآن از مفتی تقی عثمانی

قرآن کریم کا مطلب آسان، بامحاورہ اور رواں انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ بالکل لفظی ترجمہ بھی نہیں ہے، اور اتنا

آزاد بھی نہیں ہے جو قرآن کریم کے الفاظ سے دور چلا جائے۔ وضاحت کو پیش نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ حتی الوسع قرآن کریم کے الفاظ سے بھی قریب رہنے کی کوشش کی گئی ہے اور جہاں قرآن کریم کے الفاظ میں ایک سے زیادہ تفسیروں کا احتمال ہے، وہاں یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ ترجمے کے الفاظ میں بھی وہ احتمالات باقی رہیں۔ اور جہاں ایسا ممکن نہ ہو سکا، وہاں سلف کے مطابق جو تفسیر زیادہ راجح معلوم ہوئی، اس کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ تشریحی حواشی میں صرف اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ ترجمہ پڑھنے والے کو جہاں مطلب سمجھنے میں کچھ دشواری ہو، وہاں وہ حاشیہ کی تشریح سے مدد لے سکے، لمبے تفسیری مباحث اور علمی تحقیقات کو نہیں چھیڑا گیا، کیونکہ اس کے لیے بفضلہٖ تعالیٰ مفصل تفسیریں موجود ہیں۔ البتہ ان مختصر حواشی میں چھنی چھنائی بات عرض کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو بہت سی کتابوں کے مطالعے کے بعد حاصل ہوئی ہے۔

28. البیان از جاوید احمد غامدی

علامہ حمید الدین فراہی کے اصول تفسیر کی روشنی میں قرآن مجید کا ایسا ترجمہ جس میں قرآن مجید کا نظم واضح ہو جاتا ہے ۔ترجمے کے حواشی اصلاحی صاحب کی تفسیر کا خلاصہ ہیں البتہ چند تفسیری مقامات پر غامدی صاحب کی رائے مختلف ہے جس کا انہوں نے حواشی میں اظہار کر دیا ہے۔

29. تفسیر منہاج القرآن از ڈاکٹر طاہر القادری

آپ قرآن مجید کی تفسیر پر کام کر رہے ہیں، سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی تفسیر طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔ قرآن مجید کے تراجم، حواشی اور تفاسیر کی تاریخ میں ایک منفرد اور نادر الوجود باب کا اضافہ ہے۔ یہ تفسیر جدت نظم، ندرت اسلوب، انداز اور مطالب و مضامین کے تنوع کے اعتبار سے قدیم وجدید تمام تفسیری لٹریچر کی تاریخ میں ایک نئے فن کا آغاز ہے۔ روایت و درایت کی جامع ہے۔ اجتہاد اور فکری عملیت کا گراں قدر ذخیرہ ہے۔ لغوی و نحوی، ادبی و علمی اور اعتقادی و تفسیری پہلوؤں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ہزارہا قرآنی موضوعات اور مطالب و مضامین ایک خاص نظم کے ساتھ عنوانات کی صورت میں پہلی بار قارئین کے سامنے آئے ہیں۔ قرآن مجید کا ایک عدیم المثال مختصر انسائیکلوپیڈیا ہے۔

30. قرآناً عجباً از نگہت ہاشمی

قرآن مجید کو انسان کے قلب و ذہن میں اتارنے کے لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جو طریقے اختیار کیے ہیں ان میں سے ایک اہم طریقہ سوال وجواب کا ہے مثلاً سورۃ المدثر میں اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں:

"تم کیا جانو کیا ہے وہ دوزخ؟"

سوال آدھا علم ہے سوال جب اٹھایا جاتا ہے تو ذہن متوجہ ہو جاتا ہے پھر جب جواب آتا ہے تو اس کا گہرا اثر ہوتا ہے رسول

اللہ ﷺ کثرت سے اس طریقے کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔ ہر آیت میں غور و فکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان انہیں عام طور پر نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رک کر سوچتا ہے سوال و جواب کی صورت میں سیکھنا زیادہ آسان ہوتا ہے انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کو سوال و جواب کی صورت میں "قرآنا عجبا" کے نام سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے ہر آیت کے اہم پہلو کو سوال کی صورت میں اٹھایا ہے اور نکات کی صورت میں ان کا جواب قرآن مجید ہی سے لینے کی کوشش کی ہے قرآن مجید کو اس انداز سے پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے جو قرآن مجید کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ (13)

31. فیہ ذکر کم از نگہت ہاشمی

2005ء سے جولائی 2006ء تعلیم القرآن کا سلسلہ ہے جس میں ہر رکوع کو سات نکات میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لفظی ترجمہ، الفاظ کی وضاحت، اصلاحات، تفسیر جس میں رکوع کا خاص موضوع، ذیلی موضوعات اور آیات کا ان سے ربط بھی شامل ہے، بیان کیا گیا ہے۔ (14)

32. مفہوم القرآن از رفعت اعجاز

قرآن مجید کے مفہوم کو یسرنا القرآن کے معیار پر لکھا گیا ہے قرآن جو بابرکت، خزینہ علوم و فنون ہے، کو بچوں کے لئے جو عربی نہیں جانتے، انتہائی عام فہم اور آسان الفاظ اور سہل ترین اندازِ تحریر میں وہ تمام نکات بیان کیے گئے ہیں جو ان کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائیوں، ترقیوں اور کامیابیوں کو واضح کر دیں۔ قرآن پاک کی بہت سی تفسیریں چھپ چکی ہیں اور بہت سے بہترین کام ہو چکے ہیں اور ہو بھی رہے ہیں لیکن ابھی تک بچوں کے لئے ایسا کوئی کام نہیں ہوا جس میں یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہو کہ عام نوجوان اور سکول کے بچے جس کو آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں۔ یہ تشریحات نوعمر بچوں اور بڑوں سب کے لئے قابل فہم اور آسان ثابت ہونگی۔

اسے سکول و کالج کے بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ بچے اور نوجوان قرآن پاک میں دیے گئے اللہ رب العزت کے اس آخری کلام کو سمجھ سکیں اور عمل کر سکیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا یہ نیک کام 9 سال میں مکمل ہوا۔ اور یہ مفہوم القرآن کے نام سے متعارف کرایا گیا۔ (15) چھ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

خلاصہ بحث

اس ریسرچ آرٹیکل میں ملک پاکستان میں تفسیری ادب کے ارتقاء کے حوالے سے گفتگو کی گئی ہے کہ ہمارا دور اردو تفسیر نگاری کا روشن ترین دور ہے جس میں جلیل القدر مفسرین نے اردو زبان میں فنِ تفسیر نگاری کو چار چاند لگا دیئے۔ علاوہ ازیں

عربی و فارسی کی بہت سی تفاسیر کے اردو تراجم کیے گئے ہیں۔ مجموعی طور پر عصری تفاسیری ادب میں منقولات پر اعتماد کرنے کے ساتھ ساتھ جدید مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے عام فہم اور سادہ انداز میں قران مجید کی تفسیر کرنے کا رجحان غالب ہے۔ اس میں پاکستان کے نامور مفسرین کی لکھی گئی تفاسیر کا اختصار کے ساتھ تعارف پیش کیا گیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] غازی، محمود احمد،ڈاکٹر، محاضرات قرآنی، الفیصل تاجران وناشران کتب لاہور،۲۰۰۹ء ص:۱۶۰

[2] عائشہ عبد الرحمٰن بنت شاطیؒ،ڈاکٹر، قرآن مجید کا اعجازِ بیاں، مترجم: رضی الاسلام ندوی، دار الکتب لاہور، ۲۰۰۴ء، ص:۳۹۔

[3] برصغیر میں مطالعہ قرآن تراجم و تفاسیر از ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم، فکر و نظر ۱۹۹۹ء، جلد:۳۶، شمارہ:۳، ص:۶۸، ادارہ تحقیقات اسلامی ،انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد۔

[4] برصغیر میں مطالعہ قرآن تراجم و تفاسیر ا، فکر و نظر ۱۹۹۹ء، جلد:۳۶، شمارہ:۴، ص،۶۷

[5] ندوی، محمد رضی الاسلام، مکتبہ قاسم العلوم لاہور، س۔ن، ص:۹۔

[6] سید شاہد علی،ڈاکٹر، اردو تفاسیر بیسویں صدی میں، مکتبہ قاسم العلوم لاہور، س۔ن، ص:۹۔

[7] غازی، محمود احمد،ڈاکٹر، محاضرات قرآنی، ص:۲۱۶۔

[8] سید شاہد علی،ڈاکٹر، اردو تفاسیر بیسویں صدی میں، ص:۸۔

[9] گوہر رحمٰن، مولانا، علوم القرآن، مکتبہ تفہیم القرآن مردان، 2010ء ج:2، ص:۶۴۴۔

[10] آفتاب خان، عبد الحکیم اکبری،ڈاکٹر، علمِ تفسیر و حدیث کا ارتقاء گذشتہ چودہ صدیوں میں، ادارہ مطبوعات سلیمانی لاہور، س۔ن، ص:۹۳۔

[11] سواتی، صوفی عبد الحمید، مولانا، معالم العرفان فی دروس القرآن، مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج، گوجرنوالہ، ۲۰۰۹ء، ج:۱، ص:۱۲۔

[12] ۔سعیدی، علامہ، تبیان الفرقان، غلام رسول، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص:۷۵

[13] نگہت ہاشمی، قرانا عجبا، النور پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۰۶ء، ص:۷۔

[14] فیہ ذکر کم، ج:۱، ص:۱۹۔

[15] رفعت اعجاز، مفہوم القرآن، بیت القرآن لاہور، 2006ء، ج:1، ص:۱۳۔۱۴۔